احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 15 دسمبر 2011ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 15 دسمبر 2011ء 19 محرم 1433 ہجری 15 فتح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 281

دردناک انذار

حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ زمانہ آنے والا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو ڈینگیں ماریں گے کہ ہم سے بڑا قاری کون ہے؟ ہم سے بڑا عالم کون ہے؟ پھر آپ ﷺ نے صحابہ سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہیں ایسے لوگوں میں کوئی بھلائی والی بات دکھائی دیتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ ہرگز نہیں! اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ تم میں سے اور اسی امت میں سے ہی ہوں گے لیکن وہ دوزخ کی آگ کا ایندھن ہوں گے۔

(مسند البزار، مسند العباس بن عبدالمطلب، جزء2صفحہ 218)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وہ قادر جس کی قدرتوں کو غیر قومیں نہیں جانتیں قرآن کی پیروی کرنے والے انسان کو خدا خود دکھا دیتا ہے اور عالم ملکوت کا اس کو سیر کراتا ہے اور اپنے انا الموجود ہونے کی آواز سے آپ اپنی ہستی کی اس کو خبر دیتا ہے(۔) ہمارا مشاہدہ اور تجربہ اور ان سب کا جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں اس بات کا گواہ ہے کہ قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑہ ٹکڑہ کرنا چاہتی ہے وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے اور دعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے اور ہر ایک جو اس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اس بندہ کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے جیسا کہ اس نے لیکھرام پر ظاہر کیا اور اس کی موت ایسی حالت میں ہوئی کہ وہ خوب سمجھتا تھا کہ خدا نے اس کی موت سے (۔) سچائی پر مہر لگا دی۔ غرض اس طرح پر خدا اپنے زندہ تصرفات سے قرآن شریف کی پیروی کرنے والے کو کھینچتا کھینچتا قرب کے بلند مینار تک پہنچا دیتا ہے(۔) وہ دائمی راحت اور سرور جس کا فطرتاً انسان طالب ہے اور جس کے بغیر وہ جہنمی زندگی میں مبتلا ہے وہ کیونکر انسان کو حاصل ہو سکتا ہے جب تک اس کو اپنے ذاتی مشاہدہ سے یہ بھی خبر نہیں کہ خدا موجود بھی ہے اور کیونکر ایسی کتابوں سے جو محض قصوں کے رنگ میں ہیں وہ شیریں پھل مل سکتا ہے جو حقیقی معرفت کے نام سے موسوم ہے۔

اور یہ بھی ایک یقینی اور واقعی بات ہے کہ خدا کی راہ میں کوشش کرنے کے لئے امید کا پایا جانا بھی ضروری ہے جو شخص ایک بند کوٹھے میں یہ خیال کر کے کہ اس میں اس کا ایک عزیز ضرور مخفی ہے آواز دیتا ہے اور آواز پر آواز مارتا ہے کہ اے عزیز! میں حاضر ہوں تو باہر نکل اور مجھ سے ملاقات کر اور اس کو کوئی جواب نہیں ملتا تب وہ خیال کرتا ہے کہ شاید وہ سوتا ہے اور اس کے دروازہ پر صبر کر کے بیٹھتا ہے یہاں تک کہ جو سونے کا وقت اندازہ کیا جاتا ہے وہ بھی گزر جاتا ہے بلکہ اس کوٹھی میں اس بات کے کچھ بھی آثار ظاہر نہیں ہوتے کہ اس میں کوئی زندہ موجود ہے تب اس شخص کی امید آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے اور جب اندازہ اور تخمینہ سے وقت گزر جاتا ہے تب امید بکلی منقطع ہو جاتی ہے اور پھر وہ شخص اس دروازہ پر بیٹھنا لاحاصل جانتا ہے۔ اسی طرح جب انسان خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے اور ایک عمر گزارنے کے بعد بھی اس طرف سے کوئی آواز نہیں آتی اور زندہ خدا کے کوئی آثار اس پر ظاہر نہیں ہوتے تب اس کی تمام امیدیں پاش پاش ہو جاتی ہیں اور بجائے اس کے کہ وہ ترقی کرے تنزل کی طرف جھکتا ہے یہاں تک کہ ایک دن دہریوں کے رنگ میں ہو جاتا ہے اس سے ثابت ہے کہ مبارک وہی کتاب ہے کہ جو اپنے تازہ نشانوں سے امید کو دن بدن بڑھاتی ہے اور خدا کے ملنے کے آثار ظاہر کرتی ہے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23صفحہ308)

مجلس افتاء کے اراکین کی تجدید

آئندہ کیلئے 30 نومبر 2012ء تک مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین ہوں گے۔

1۔ محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب
2۔ محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں
3۔ محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب
4۔ محترم نواب منصور احمد خان صاحب
5۔ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب
6۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
7۔ محترم سید عبدالحی شاہ صاحب
8۔ محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب
9۔ محترم ڈاکٹر محمد علی خان صاحب
10۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب
11۔ محترم عبدالسمیع خان صاحب
12۔ محترم ملک جمیل الرحمٰن رفیق صاحب
13۔ محترم سید مبشر احمد ایاز صاحب
14۔ محترم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب
15۔ محترم سید محمود احمد شاہ صاحب
16۔ محترم وقار احمد خان صاحب ایڈووکیٹ
17۔ محترم سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب
18۔ محترم مبارک مصلح الدین احمد صاحب
19۔ محترم سید قاسم احمد شاہ صاحب
20۔ محترم شیخ کریم الدین صاحب
21۔ محترم نصیر احمد انجم صاحب
22۔ محترم ظفر اللہ خان طاہر صاحب

ان کے علاوہ محترم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت انگلستان) اور محترم عبدالوہاب بن آدم صاحب (امیر جماعت غانا) اس مجلس کے اعزازی رکن ہوں گے۔

اس مجلس کے صدر محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب اور سیکرٹری محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں ہوں گے۔ اس کے علاوہ مجلس کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ دوسرے ممالک کے صاحب علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کیلئے میرے پاس سفارش کرے۔ والسلام

خلیفۃ المسیح الخامس

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

16 دسمبر 2011ء

6:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:20 am	تلاوت قرآن کریم
6:30 am	ان سائیٹ
6:45 am	تاریخی حقائق
7:30 am	لقاء مع العرب
8:25 am	ترجمۃ القرآن
9:40 am	خلافت کا سفر
10:00 am	سیرت صحابہ رسول ﷺ
11:05 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع
12:05 pm	تلاوت قرآن کریم
12:25 pm	تاریخی حقائق
1:05 pm	گلشن وقف نو
2:10 pm	سرائیکی سروس
2:55 pm	راہ ھدیٰ
4:30 pm	انڈونیشین سروس
5:35 pm	تلاوت قرآن کریم
6:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
7:10 pm	درس حدیث
7:20 pm	بنگلہ سروس
8:25 pm	ریئل ٹاک
9:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 2011ء
1:30 pm	مجلس انصار اللہ یوکے اجتماع
2:35 pm	سوال و جواب
3:35 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 دسمبر 2011ء
4:50 pm	انڈونیشین سروس
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:05 pm	سٹوری ٹائم۔ بچوں کے لئے پروگرام
6:20 pm	الترتیل
6:55 pm	انتخاب سخن
8:00 pm	چلڈرن کلاس
9:20 pm	راہ ھدیٰ
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:15 pm	چلڈرن کلاس

17 دسمبر 2011ء

12:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12:30 am	مجلس انصار اللہ یوکے اجتماع 2008ء
1:30 am	یسرنا القرآن
2:00 am	فقہی مسائل
2:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 دسمبر 2011ء
4:00 am	ان سائیٹ
4:20 am	راہ ھدیٰ
6:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:20 am	تلاوت قرآن کریم
6:35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
7:05 am	لقاء مع العرب
8:10 am	فقہی مسائل
8:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 دسمبر 2011ء
9:50 am	سیرت صحابہ رسول ﷺ
10:25 am	راہ ھدیٰ
12:00 pm	تلاوت قرآن کریم
12:15 pm	درس ملفوظات
12:30 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:00 pm	الترتیل

18 دسمبر 2011ء

1:30 am	فیتھ میٹرز
2:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
3:15 am	انتخاب سخن
4:20 am	راہ ھدیٰ
6:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 دسمبر 2011ء
7:30 am	تلاوت قرآن کریم
7:40 am	درس ملفوظات
8:00 am	لقاء مع العرب
9:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 دسمبر 2011ء
10:35 am	یسرنا القرآن
11:00 am	فیتھ میٹرز
12:00 pm	تلاوت قرآن کریم
12:30 pm	یسرنا القرآن
12:50 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	فیتھ میٹرز
3:00 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع
4:00 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	سپینش سروس
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:25 pm	زندہ لوگ
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 دسمبر 2011ء
9:15 pm	گلشن وقف نو
10:25 pm	فیتھ میٹرز
11:30 pm	الترتیل

19 دسمبر 2011ء

1:35 am	ریئل ٹاک
2:40 am	پُرکشش کینیڈا
3:10 am	اجتماع لجنہ اماء اللہ یو۔کے
4:15 am	خطبہ جمعہ
5:30 am	رفقائے احمدیت
6:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:20 am	تلاوت
6:30 am	درس حدیث
6:45 am	یسرنا القرآن
7:10 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
7:45 am	لقاء مع العرب
8:55 am	پُرکشش کینیڈا
9:25 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 دسمبر 2011ء
10:35 am	رفقائے احمدیت
10:55 am	فیتھ میٹرز
12:05 pm	تلاوت اور درس حدیث
12:30 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:05 pm	طبی معاملات
1:40 pm	گلشن وقف نو
2:10 pm	فرنچ پروگرام
3:50 pm	انڈونیشین سروس
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:10 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:40 pm	زندہ لوگ
7:10 pm	بنگالی سروس
8:15 pm	خطبہ جمعہ 3 مارچ 2006ء
9:15 pm	Poetry Recital Event
10:20 pm	راہ ھدیٰ

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

شہِ دو جہاں ہیں وہ نورِ خدا ہیں' دلوں کے سہارے شفیع الوریٰ ہیں
گلوں کو بھی دیکھا قمر کو بھی دیکھا' کہاں دلکشی ہے وہی دلربا ہیں

جدھر دیکھتے ہیں اُدھر جلوہ گر ہیں' دلوں کا سکوں اور نورِ نظر ہیں
شبِ تیرگی کی سحر آپ ہی ہیں' شبِ تار میں آپ بدرالدجیٰ ہیں

بھٹکتے ہوئے کارواں کی ہیں منزل' بھنور میں جو نیّا ہے اُن کا ہیں ساحل
غریبوں کے مولا یتیموں کے والی' وہی بے کسوں کے لئے آسرا ہیں

بہاروں کی رنگینیاں آپ سے ہیں' ستاروں کی بھی کہکشاں آپؐ سے ہیں
نہ ہوتے اگر آپؐ کچھ بھی نہ ہوتا' فقط آپؐ کے دم سے ارض و سما ہیں

عروسِ جہاں کی ہیں آنکھوں کا کاجل' دیا ہے پریشان زلفوں کو آنچل
وہ ہیں رنگِ محفل ستاروں کی جھلمل' ہے جس سے اُجالا وہ شمس الضحیٰ ہیں

عجب آسماں پر سماں پیار کا تھا' کہ دلدار دلدار سے مل رہا تھا
فرشتے خوشی سے کہیں آج کی رات مہماں ہمارے شہِ دو سرا ہیں

طاہر محمود احمد

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ن۔مظفر

راہ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ان کو ہرگز مردے گمان نہ کر بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں (اور) انہیں ان کے رب کے ہاں رزق عطا کیا جا رہا ہے۔ بہت خوش ہیں اس پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اور وہ خوشخبریاں پاتے ہیں اپنے پیچھے رہ جانے والوں کے متعلق جو ابھی ان سے نہیں ملے کہ ان پر بھی کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے۔''

(سورۃ آل عمران آیت 70-71)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جانا وہ اعزازی رتبہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خود قدر کی طرح نگاہ سے دیکھا اور خدا نے اپنی راہ میں جان دینے والوں کو اس اجر و ثواب کا حقدار ٹھہرایا کہ شہادت کا رتبہ پا لینے کے بعد بھی وہ دوبارہ جی اٹھنے اور دوبارہ اس کی راہ میں قربان ہونے کی خواہش کرتے ہیں۔ اور اس بات کا پتہ ہمیں ایک حدیث سے بھی ملتا ہے جب ان آیات (مندرجہ بالا) کے ظاہری معنے کی طرف صحابہ کا خیال گیا اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس آیت کے معنے پوچھے تو آنحضورؐ نے فرمایا:

شہداء کی زندگی سے مراد یہ ہے کہ ان کی روحیں خدا کے حضور عزت و احترام سے رکھی جاتی ہیں اور وہ روحیں جہاں چاہتی ہیں جنت میں فائدہ اٹھاتی ہیں۔ ان کا خدا کے ساتھ ایک خاص تعلق ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا رہتا ہے کہ کسی چیز کی خواہش ہے وہ کہتے ہیں ہم ہر آسن نعماء جنت سے حظ اٹھاتے ہیں ہمیں اور کیا چاہئے۔ لیکن بار بار انہیں یہ سوال ہوتا ہے کہ اور کیا چاہئے؟ تو وہ کہیں گے اے اللہ! ہماری روحیں جسموں میں داخل کردے تا کہ ہم دنیا میں جا کر پھر تیری راہ میں شہید ہوں۔ جب اللہ دیکھے گا کہ ان کو اس کے علاوہ اور کسی چیز کی خواہش نہیں تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دے گا۔

(مسلم کتاب الامارہ)

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ جنت میں داخل ہونے کے بعد کوئی بھی واپس آنے کی خواہش نہیں کرتا سوائے شہید کے کہ جو شہادت کے رتبہ کا اعزاز و اکرام دیکھ کر چاہتا ہے کہ بار بار خدا کی راہ میں مارا اور قتل کیا جائے۔

(مسلم کتاب الامارہ)

جہاں تک خدا کی راہ میں جان کی قربانی پیش کرنے کا تعلق ہے، آنحضور ﷺ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام ہمیں آسمان کی بلندیوں پر نظر آتے ہیں۔ ان باپ بیٹے کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

''پس جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا، اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس غور کر تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا اے میرے باپ! وہی کر جو حکم دیا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے تو صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔''

(سورۃ ا لصافات آیت103)

اس طرح خدا تعالیٰ کی خاطر دی جانے والی قربانی قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے جان کی قربانی دینے کی بجائے جانور قربان کرنے کا حکم دیا۔ ان دونوں کی قربانی کی یہ قبولیت ہی تھی کہ آج ہزاروں سال گزرنے کے باوجود وہ ہم میں زندہ ہیں اور ہر سال جانور کی قربانی دے کر ہم حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی پیش کردہ قربانی کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ اور کیوں نہ کرتے کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی پیش خبری ہی تھی، چنانچہ اسی سورۃ الصافات میں آگے چل کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکر خیر باقی رکھا۔''

(سورۃالصافات آیت 109)

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا بچایا جانا بھی دراصل ایک خاص مقصد کے لئے تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

''اور ہم نے ایک ذبح عظیم کے بدلے اسے بچالیا۔ (سورۃالصافات آیت108)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ذبح عظیم کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''ذبح عظیم سے مراد خدا کی راہ میں قربان ہونے والے سب انبیائے کرام سے بڑھ کر عظیم وجود یعنی حضرت محمد ﷺ ہیں جن کا آنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بچ جانے پر موقوف تھا''۔

نبی کریم ﷺ نے اگرچہ نبوت کا انتہائی مقام حاصل کیا لیکن آپ کی دلی تڑپ یہ تھی کہ ظاہری رنگ میں بھی خدا کی راہ میں مارے جائیں۔ آپؐ فرماتے ہیں:۔

''قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میری جان ہے میری تو دلی تمنا اور خواہش ہے کہ میں خدا کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر اس کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر اس کی راہ میں جان دوں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر اس کی راہ میں شہید کیا جاؤں۔''

(بخاری کتاب الایمان)

یہ آپؐ کی ایک بے قرار تمنا تھی حالانکہ آپؐ قل ان صلاتی .... کہہ کر پہلے دن سے اپنی جان اپنے مولیٰ کے حضور قربان کر چکے تھے۔ اور آپ کا اپنا کچھ نہ تھا۔ سب کچھ خدا کا ہو چکا تھا۔ آپ کی سیرت شاہد ہے کہ آپ ہمیشہ خدا کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ آپؐ کا عملی نمونہ اس کا زندہ گواہ ہے۔ جنگوں میں اسی بلند رتبۂ شہادت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپؐ اگلی صفوں میں رہ کر اپنے لشکر کی کمان کرتے اور بڑی بے خوفی اور دلیری سے لڑتے تھے۔ صحابہؓ کا بیان ہے کہ ہم میں سے سب سے زیادہ دلیر اور بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو میدان جنگ میں آنحضرتؐ کے پہلو میں رہ کر لڑائی میں حصہ لیتا تھا۔ یہ آنحضرت ﷺ کا عملی نمونہ ہی تھا جس کے نتیجہ میں سینکڑوں ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے دین حق کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے سے ذرہ بھر دریغ نہیں کیا بلکہ جنگ بدر کے موقع پر جو اسلام لانے کے بعد مسلمانوں کی کفار کے ساتھ پہلی جنگ تھی جب نبی کریمؐ نے صحابہ سے جنگ کے بارہ میں مشورہ طلب کیا تو حضرت مقداد بن الاسود انصاریؓ نے انصار کی نمائندگی میں آپؐ کو مشورہ دیتے ہوئے عرض کیا ''یارسول اللہ! ہم موسیٰؑ کی قوم کی طرح آپ کو یہ نہیں کہیں گے کہ تو اور تیرا رب جا کر لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ بلکہ خدا کی قسم ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے، آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری لاشیں روندتا ہوا نہ گزرے۔''

اور حقیقت یہ ہے کہ ان وفادار صحابہؓ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ جنگِ بدر چونکہ اچانک ہوئی تھی اور کئی صحابہ اس میں شرکت سے محروم بھی رہے۔ حضرت انسؓ بن نضر بھی انہی لوگوں میں سے تھے۔ ایک دن اپنے آقا حضرت محمد ﷺ کے دربار میں حاضر ہوئے اور جنگ بدر سے محرومی کا حسرت سے تذکرہ کرتے ہوئے کہنے لگے، یا رسول اللہ بدر میں تو شامل نہ ہو سکا اب اگر جنگ کا کوئی موقع آیا تو خدا دیکھے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔'' جذبۂ شہادت کے اس سچے اور پاکیزہ اظہار کے عملی نمونے کا موقع میدان احد میں جب حاصل ہوا تو دنیا حیران رہ گئی۔ جنگ ختم ہوئی اور انسؓ بن نضر کی نعش مسلمانوں نے تلاش کرنی شروع کی جو مل نہیں رہی تھی۔ بہت کوششوں کے بعد ان کی بہن ربیع بنت نضر نے ہاتھ کی انگلی پر تل کے ایک نشان کے ذریعے اپنے بھائی کی نعش پہچانی۔ کہ دراصل اپنے آقا کا یہ بہادر سپاہی اتنی جوانمردی سے لڑا تھا کہ ان کے جسم پر اسی سے زیادہ تلواروں، نیزوں اور تیروں کے زخم تھے کہ نعش مسخ ہونے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھی۔ اس طرح خدا کے ایک شیر نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور شہید ہو کر ابدی جنتوں کا وارث بنا۔

میدانِ احد کے ایک اور شہید حضرت سعد بن ربیع انصاریؓ ہیں جو اپنے قبیلہ کے سردار تھے۔ آپ کی شہادت کا واقعہ ایک اور پہلو سے دردناک اور سبق آموز ہے۔ جنگ ختم ہوئی تو رسول کریمؐ اپنے وفا شعار ساتھیوں کی باری باری خبر لے رہے تھے اس دوران آپ نے فرمایا کہ دیکھو سعد بن ربیع کا پتہ کرو وہ کہاں ہے اور کس حال میں ہے؟ اسے میرا سلام دینا اور کہنا کہ خدا کا رسول تمہیں یاد کرتا ہے اور تمہارا حال پوچھتا ہے۔ دو صحابی بڑی مشکل سے تلاش کے بعد ان تک پہنچے اور کہا، اے سعد بن ربیع! رسول اللہ نے ہمیں بھیجا ہے۔ آپ کا حال پوچھتے ہیں اور آپ کو سلام کہتے ہیں۔ سعد بن ربیع پر اس وقت جان کنی کا عالم طاری تھا اور یہ ان کے آخری لمحات تھے۔ کوئی عام انسان ہوتا تو اپنے ان آخری قیمتی لمحوں میں اپنی بیوی کی بیوگی اور بچوں کی یتیمی یاد کر کے ان کے حق میں کوئی وصیت کرتا مگر حضرت سعدؓ بن ربیع جو خدا کی راہ میں لڑتے ہوئے جان دے رہے تھے اور رسول اللہ کے سچے عاشق تھے آپؓ نے کہا، رسول اللہؐ کو بھی میرا سلام کہنا اور یہ بھی کہنا کہ اے میرے پیارے آقا! ہر نبی کے پیروکاروں کی اطاعت کی بدولت جو ان انبیاء کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں، اللہ آپؐ کی آنکھیں ہماری طرف سے سب سے بڑھ کر ٹھنڈی رکھے۔ اور میری قوم کو کہنا کہ جب تک ہم زندہ رہے اس پاک امانت کی حفاظت کی جو محمد مصطفیٰ ﷺ کی امانت ہے اور اس عہد کو جو ہم نے عقبہ کی گھاٹی میں محمد ﷺ سے باندھا تھا کہ آپؐ کی حفاظت کریں گے اس کو سچ کر دکھایا۔ اب یہ امانت تمہارے سپرد ہے۔ یاد رکھو! اگر تم نے اس امانت کا پورا خیال نہ رکھا تو قیامت کے دن تمہارا کوئی عذر خدائے ربّ العزت کے حضور قابل قبول نہ ہوگا۔'' یہ کہا اور حضرت سعد نے جان خدا کے سپرد کر دی۔ کیسی سعادت ہے، کیسا رتبہ ہے، کیسا بلند مقام ہے۔ یقیناً دربار الٰہی کے فرشتے بھی عرش پر یہ نظارہ دیکھ کر آپ پر سلام بھیجتے ہوں گے۔

یہ تو صرف دو مثالیں ہیں احد کے شہداء کی ورنہ تاریخ اسلام تو بھری پڑی ہے صحابہ کے جذبۂ شہادت سے سرشار ہو کر قربانی کرنے کی، ایک بلند ایمانی اور روحانی مقام حاصل کرنے کی۔ زندگی پانے کی۔ حدیث میں آتا ہے کہ احد کے شہداء نے اللہ کے پاس اس کی خوشنودی پا کر عرض کی کہ خدایا! ہمارے پچھلوں کو یہ خبر دے دے کہ ہم راضی خوشی ہیں تا وہ غمگین نہ ہوں اور وہ بھی اس مقام کو پانے کی سعی کریں تو اس موقع پر شہداء کے زندہ ہونے اور اللہ تعالیٰ سے رزق پانے کی آیات اتریں۔

(ابوداؤد و ترمذی کتاب التفسیر)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''میں پھر صحابہؓ کی حالت کو نظیر کے طور پر پیش کر کے کہتا ہوں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لا کر اپنی عملی حالت میں دکھایا کہ وہ خدا جو غیب الغیب ہستی ہے اور جو باطل پرست مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ اور نہاں ہے۔ انہوں نے اپنی آنکھ سے ہاں آنکھ سے دیکھ لیا ہے۔ ورنہ بتاؤ تو سہی کہ وہ کیا بات تھی جس نے ان کو ذرا بھی پرواہ نہیں ہونے دی کہ قوم چھوڑی، ملک چھوڑا، جائیدادیں چھوڑیں۔ احباب اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا۔ وہ صرف خدا ہی پر بھروسہ تھا اور ایک خدا پر بھروسہ کر کے انہوں نے وہ کر دکھایا کہ اگر تاریخ کی ورق گردانی کریں تو انسان حیرت اور تعجب سے بھر جاتا ہے۔ ایمان تھا اور صرف ایمان تھا اور کچھ نہ تھا۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 407)

تاریخ گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت نے آپ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی زندگیاں صحابہ رسولؐ کی اتباع میں رنگ بھر لیں۔ اطاعت و فرمانبرداری ہو یا مال ومتاع قربان کرنا، دین کے لئے گھر بار اور رشتہ دار چھوڑنے ہوں یا مخالفین کی بدسلوکی برداشت کرنا یا خدا کی خاطر اپنی جان تک قربان کر دینا۔ آپ کے ماننے والوں نے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنا مال، جان اور اولاد سب کچھ قربان کر کے دکھا دیا کہ اصل چیز آخرت کی زندگی ہے۔

آج سے سو سال پہلے حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں ہی دو بزرگوں نے کامل وفا اور استقامت کا بے مثال نمونہ دکھایا تھا۔ حضرت اقدس نے ان کو زبردست خراج تحسین پیش فرمایا۔ یہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب اور عبدالرحمٰن خان صاحب ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:

''اب ایمان اور انصاف سے سوچنا چاہئے کہ جس سلسلہ کا تمام مدار مکر وفریب اور جھوٹ اور افتراء پر ہو کیا اس سلسلہ کے لوگ ایسی استقامت اور شجاعت دکھلا سکتے ہیں کہ اس راہ میں پتھروں سے کچلا جانا قبول کریں اور اپنے بچوں اور بیوی کی کچھ بھی پرواہ نہ کریں اور ایسی مردانگی کے ساتھ جان دیں اور بار بار رہائی کا وعدہ بشرط فسخ بیعت دیا جاوے مگر اس راہ کو نہ چھوڑیں۔ اسی طرح شیخ عبدالرحمٰن بھی کابل میں ذبح کیا گیا اور دم نہ مارا۔ اور یہ نہ کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں بیعت کو توڑتا ہوں اور یہی سچے مذہب اور سچے امام کی نشانی ہے کہ جب کسی کو اس کی پوری معرفت حاصل ہو جاتی ہے اور ایمانی شیرینی دل و جان میں رچ جاتی ہے تو ایسے لوگ اس راہ میں مرنے سے نہیں ڈرتے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 361-360)

پھر فرماتے ہیں:

''دیکھو مولوی عبداللطیف صاحب (-) اسی بیعت کی وجہ سے پتھروں سے مارے گئے۔ ایک گھنٹہ تک برابر ان پر پتھر برسائے گئے حتیٰ کہ ان کا جسم پتھروں میں چھپ گیا مگر انہوں نے اُف تک نہ کی، ایک چیخ تک نہ ماری بلکہ ان کو اس ظالمانہ کارروائی سے پیشتر تین بار خود امیر نے اس امر سے توبہ کرنے کے واسطے کہا کہ اگر تم توبہ کرو تو معاف کر دیا جاوے گا اور پیشتر سے زیادہ عزت اور عہدہ عطا کیا جاوے گا مگر وہ تھا کہ خدا کو مقدم اور کسی دکھ کی جو خدا کے واسطے ان پر آنے والا تھا پرواہ نہ کی اور ثابت قدم رہ کر ایک نہایت عمدہ زندہ نمونہ اپنے کامل ایمان کا چھوڑ گئے۔ وہ بڑے فاضل عالم اور محدث تھے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 512)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

صاحبزادہ عبداللطیف (-) کی (-) کا واقعہ تمہارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ تذکرۃ الشہادتین کو بار بار پڑھو اور دیکھو کہ اس نے اپنے ایمان کا کیسا نمونہ دکھایا۔ اس نے دنیا اور اس کے تعلقات کی کچھ پرواہ نہیں کی۔ بیوی اور بچوں کا غم اس کے ایمان پر کوئی اثر نہ ڈال سکا۔ دنیوی عزت اور منصب اور تنعم نے اس کو بزدل نہیں بنایا۔ اس نے جان دینی گوارا کی۔ مگر ایمان کو ضائع نہیں کیا۔ عبداللطیف کہنے کو مارا گیا یا مر گیا مگر یقیناً سمجھو کہ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 511 جدید ایڈیشن)

یہ دو شہادتیں تو حضرت مسیح موعود کے زمانہ کی ہیں لیکن جماعت احمدیہ کی سو سال سے زائد کی تاریخ گواہ ہے کہ راہ خدا میں وفا اور استقامت کا یہ سلسلہ بند نہیں ہوا بلکہ آج تک جاری ہے وہ دوران تقسیم ملک کے قربانی دینے والے ہوں یا فرقان بٹالین کی شکل میں اپنے ملک کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انہوں نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا ہو۔ واقف زندگی کی حیثیت سے راہ خدا میں خدمت کرتے ہوئے وفات پائی ہو یا غیر ممالک میں وفات پانے والے واقفین شہداء، وہ دور خلافت ثانیہ اور ثالثہ کے راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے ہوں یا عہد خلافت رابعہ اور خلافت خامسہ کے جاں نثار، گھٹیالیاں خورد کی بیت الذکر میں فجر کے وقت باوضو حالت میں پانچ جاں نثاروں کا اپنے خون کا نذرانہ پیش کرنا ہو یا میر پور خاص میں غریبوں بے کسوں کی مسیحائی کرتے ہوئے جام شہادت نوش کرنے والے ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی یا پھر حضرت مسیح موعود کی براہ راست ذریت کی تیسری نسل میں سے غلام قادر شہید! کیا ان شہیدان جماعت کا خون رائیگاں چلا گیا؟ کیا وہ مر گئے اور بھلا دئے گئے؟ نہیں۔ وہ آج بھی زندہ ہیں، وہ زندہ ہیں ہماری یادوں میں، ہمارے ذکر اور ہماری آئندہ نسلوں میں! کیونکہ درحقیقت ع

راہ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے۔

موتوا قبل ان تموتوا

(الاسرار المرفوعۃ از علامہ ملا علی قاری صفحہ 363)

یعنی اپنے اوپر موت وارد کرو قبل اس کے کہ تم پر موت آئے۔

زیر نظر مضمون کے عنوان ''راہ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں'' کے ایک معنی راہ مولیٰ میں اس موت کے بھی ہیں جس کا ذکر مذکورہ بالا حدیث میں ہے جسے جسمانی موت سے پہلے اپنے اوپر وارد کرنے کے لئے آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اور پھر اسی موت کے بعد انسان کو دائمی زندگی حاصل ہوتی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''خدا کا پیارا بندہ اپنی جان خدا کی راہ میں دیتا ہے اور اس کے عوض میں خدا کی مرضی خرید لیتا ہے وہی لوگ ہیں جو خدا کی رحمت خاص کے مورد ہیں۔'' (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ 188)

اس طرح ایک اور جگہ فرمایا:۔

''وہ (اللہ) تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

اس موت کو اپنے اوپر وارد کر دینے کا حق تو سب سے پہلے اور سب سے زیادہ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ نے ادا فرمایا۔ آپ نے اپنا نفس خدا کی خاطر بکلّی مار دیا۔ وہ آپؐ کی راتوں کی عبادتیں ہوں یا خدا کی طرف سے سونپا گیا تبلیغ دین کا فرض۔ آپ نے اپنی جان پر ظلم کر کے ہر دو طرح کا فرض نبھایا۔ یہاں تک کہ عرش کے خدا نے بھی گواہی دی کہ

''تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔''

(سورۃ الانعام آیت 163)

آپؐ نے اپنے آپ کو دین حق کے لئے وقف کر دیا تھا۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اسی مقصد کے لئے صرف ہوا۔ دن رات آپ اسی کوشش میں رہتے تھے کہ کسی طرح اپنی قوم تک خدا کا پیغام پہنچا دیں۔ بنی نوع انسان کا گہرا درد آپؐ کے سینہ میں موجزن تھا جس کی بناء پر آپؐ ہر کس و ناکس کو اسلام کی تبلیغ کرتے تھے۔ دن کے وقت بھی دنیا کو خدا کی طرف بلایا اور رات کو بھی۔ غربا اور فقراء کو بھی پیغام حق پہنچایا، بادشاہوں اور امراء کو بھی دعوت حق دی۔ یہ کام اتنا آسان نہ تھا۔ آپ نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر خدا کا یہ حق ادا کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو کہنا پڑا۔

''کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔''

(سورۃ الشعراء آیت 4)

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد آنحضور ﷺ کی تعلیمات کا احیاءِ نو تھا۔ آپ نے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں گم کر دیا اور اپنی زندگی پر موت وارد کرنے کا خوبصورت نمونہ دیا۔ آپ کا اکثر وقت بیت الذکر میں اور تلاوت کلام پاک میں گزرتا۔ والد آپ کو ''مسیتڑ'' کہتے تھے۔ آپ کی نوکری کا سوال اٹھا تو والد بزرگوار کو کہلا بھیجا کہ میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا۔ آپ کے فنافی اللہ ہونے کا اظہار آپ کے نظم ونثر میں بھی ہوتا ہے۔ ایک فارسی شعر میں فرماتے ہیں

''یعنی اے وہ کہ تجھ پر میرا اسرار اور میری جان اور میرا دل اور میرا ہر ذرہ قربان ہے تو اپنے رحم وکرم سے میرے دل پر اپنے عرفان کا ہر رستہ کھول دے۔''

یہ وہ روحانی موت تھی جو خدا کی راہ میں آپ نے قبول کی تو اس کے نتیجے میں ایک جہان کا جہان مرا ہوا زندہ ہو گیا اور دراصل یہی احمدیت کے احیاءِ نو کا فلسفہ ہے۔

راہ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں
موت کے آنے سے پہلے ہی فنا ہو جاؤ

دعوت الی اللہ کا شوق

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

نظارت تعلیم وتربیت کی رپورٹ میں ایک خاص بات بیان کی گئی ہے، اس کی طرف احباب کو توجہ دلاتا ہوں اور وہ یہ کہ یہاں 26 لڑکے ایک دوست کے خرچ پر پڑھ رہے ہیں۔ وہ دوست خود ان پڑھ ہیں معمولی دستخط کرنا جانتے ہیں۔ وہ تقریباً تین سو روپیہ ماہوار ان لڑکوں کی پڑھائی پر خرچ کر رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا آپ نے کس خیال سے اتنے لڑکوں کو اپنے خرچ پر پڑھنے کے لئے بھیجا؟ انھوں نے کہا میں خود پڑھا ہوا نہیں اس لئے (دعوت الی اللہ) نہیں کر سکتا اس وجہ سے میں نے تجویز کی کہ کچھ لڑکوں کو پڑھا کر ملک میں پھیلا دوں تا کہ میرے (دعوت الی اللہ) نہ کر سکنے کا اس طرح ازالہ ہو جائے۔ انھوں نے آئندہ کے متعلق بھی اپنی وصیت کا ذکر کیا جس میں ایک معقول رقم انھوں نے اس غرض کے لئے رکھی ہے کہ وہ اس طرح تعلیم پر خرچ ہوتی رہے۔

یہ ایک بہت معقول طریق ہے۔ مگر ہماری جماعت میں اس کی طرف توجہ کم ہے اگر الگ الگ نہیں تو کچھ جماعتیں مل کر لڑکوں کو پڑھنے کے لئے بھجوائیں اور وہ علم حاصل کر جائیں اور اپنے اپنے علاقوں میں (مربی) کا کام دیں تو اس طرح بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔

(خطابات شوریٰ جلد 1 ص 281)

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب

مغربی ممالک میں متنوع مسائل کا حل

قرآنی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اکثر مشکلات سے بچا جاسکتا ہے

معاشی اور اخلاقی مسائل کا حل

مغربی ممالک میں معاشیات اور خوشحالی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاتا ہے کہ لوگ کتنا خرچ کر رہے ہیں بڑی بڑی دکانوں، کاروباروں، کارخانوں، کار بیچنے والوں، بجلی سے چلنے والے آلات کپڑے دھونے کی مشینیں وغیرہ بیچنے والوں اور ہوٹلوں کی کتنی آمدن ہو رہی ہے۔ ہر تہوار پر لوگ دل کھول کر خرچ کرتے ہیں۔ کرسمس کا موسم ہوتا ہے تو اخراجات آسمان سے باتیں کرنے لگتے ہیں۔ سب کاروبار کریڈٹ کارڈ پر ہوتا ہے اس لئے ہر روز کی کل خریداری کا خرچہ لوگوں کے سامنے آجاتا ہے اور ذرائع ابلاغ اسے اپنی خبروں میں اچھالتے رہتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں کہ آج لوگوں نے اس قدر رقم خرچ کی ہے اس لئے ملک میں خوب خوشحالی ہے اور معاشی حالات بہت ہی سازگار ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان کا اصول ہے کہ آج خوب خرچ کرلو بے شک قرض پر ہی ہو، ادائیگی بعد میں ہوتی رہے گی۔ جیسے کسی شاعر نے کہا تھا۔

قرض کی پیتے تھے مے اور سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

چنانچہ یہ رنگ بھی نظر آہی جاتا ہے جیسا کہ آجکل یورپ اور امریکہ کے بعض ممالک میں ہو رہا ہے اور معاشی بدحالی کے نتیجے میں قرض لینے پر کڑی پابندی ہے جسے credit crunch کہتے ہیں اور اس کے نتیجے میں کئی بنک مالی مشکلات کا شکار ہیں اور حکومت ان کی مدد کرنے کے لئے کوشاں ہے اور لوگوں سے وصول ہونے والے ٹیکسوں کی رقوم سے ان بنکوں کی مدد کی جارہی ہے۔ بہت سے تجارتی ادارہ جات دیوالیہ ہوگئے جس کے نتیجے میں ہزاروں لوگ اپنی نوکریوں سے فارغ کردیئے گئے اور اُن کے پاس اپنے لئے ہوئے قرض واپس کرنے کے پیسے نہیں یہاں تک کہ مکانوں سے بے دخل کئے گئے اور قرضوں کی ادائیگی کے لئے ان کے اثاثوں کی نیلامی کردی جاتی ہے۔

نیا آنے والا بھی اس دھوکے میں آجاتا ہے اور بہت خوش ہوتا ہے کہ اب میرے پاس چار کریڈٹ کارڈ ہوگئے ہیں اور میں بہت زیادہ خرچ کرسکتا ہوں۔ لیکن جو شخص اس دھوکے میں آنا نہیں چاہتا اور قرض لے کر خرچ نہیں کرتا اس کی کریڈٹ ہسٹری نہیں بنتی۔

قرآن کریم کیا راہنمائی کرتا ہے اُن آیات کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

”اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ اس کے درمیان اعتدال ہوتا ہے“۔
(سورۃ الفرقان: 68)

”...... اور کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو، کیونکہ وہ (اللہ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا“۔ (سورۃ الاعراف: 32)

”اور قرابت دار کو اس کا حق دے اور مسکین کو بھی اور مسافر کو بھی مگر فضول خرچی نہ کر“۔

”یقیناً فضول خرچ لوگ شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بہت ناشکرا ہے“۔
(سورۃ بنی اسرائیل: 28,27)

”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! سود در سود نہ کھایا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ“۔ (سورۃ آل عمران: 131)

ان آیات میں اپنے وسائل میں رہ کر خرچ کرنے، اسراف اور بخل دونوں سے بچنے، ضرورت کے وقت غریبوں کی مدد کرنے اور سود پر قرض دینے اور لینے کی ممانعت ہے۔ ان ہدایات پر عمل کرنے کے نتیجے میں ان تمام مسائل سے نجات مل سکتی ہے جو مغربی ممالک میں رہائش کا طرہ امتیاز ہیں۔ اپنے کمائے ہوئے مال کو دین کی ضروریات کے لئے خرچ کرنے کے نتیجے میں مال میں جو برکت پڑتی ہے وہ اس آیت سے جس کا ترجمہ تحریر کیا جارہا ہے ظاہر ہوتا ہے۔

”ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہو۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے“۔ (سورۃ البقرۃ: 262)

شراب اور جوئے کے متعلق بہت واضح ہدایات قرآن میں موجود ہیں ایک آیت کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً مدہوش کرنے والی چیز اور جوا اور بت (پرستی) اور تیروں سے قسمت آزمائی یہ سب ناپاک شیطانی عمل ہیں۔ پس ان سے پوری طرح بچو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ“۔ (سورۃ المائدۃ: 91)

یہ تمام کام نہ صرف معاشی بدحالی کی وجہ بن جاتے ہیں بلکہ اخلاق پر بھی بہت برا اثر ڈالتے ہیں اور وہ لوگ جو ان سے بچتے ہیں وہ ان تمام برائیوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

جنسی بے راہروی سے محفوظ رہنے کے لئے جو ہدایات مشعل راہ ہیں ان آیات کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

”اور زنا کے قریب نہ جاؤ۔ یقیناً یہ بے حیائی ہے اور بہت برا راستہ ہے“۔
(سورۃ بنی اسرائیل: 33)

پھر اس فعل سے بچنے کی احتیاطی تدابیر بھی تفصیل سے بیان کردیں تا کہ عمل کرنے والوں کے لئے آسانی ہو اور ان آیات کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

”مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بات ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ، جو وہ کرتے ہیں، اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے“۔ (سورۃ النور: 31)

زنا سے بچنے کے لئے یہ پہلی ہدایت ایمان لانے والے مردوں کو دی گئی ہے لیکن اگلی آیت کی مخاطب عورتیں ہیں اور ان کو بھی اسی مقصد کے حصول کے لئے طریقہ سکھایا گیا ہے۔

”اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ جو اس میں سے از خود ظاہر ہو۔ اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں اور اپنی زینتیں ظاہر نہ کیا کریں مگر اپنے خاوندوں کے لئے یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں کے لئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے لئے یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی عورتوں یا اپنے زیرِ نگیں مَردوں کے لئے یا مَردوں میں ایسے خادموں کے لئے جو کوئی (جنسی) حاجت نہیں رکھتے یا ایسے بچوں کے لئے جو عورتوں کی پردہ دار جگہوں سے بے خبر ہیں اور وہ اپنے پاؤں اس طرح نہ ماریں کہ (لوگوں پر) وہ ظاہر کردیا جائے جو (عورتیں عموماً) اپنی زینت میں سے چھپاتی ہیں اور اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ“۔
(سورۃ النور: 32)

یہ پردے کا حکم ہے اور اس پر دنیا کے ہر ملک میں عمل کیا جاسکتا ہے اور مہذب کہلانے والے ممالک خاص طور پر اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ ایسے احکامات جو اپنے دین کی ہدایات پر مشتمل ہوں اُن پر عمل کرنے سے اپنے ملک میں رہنے والوں باشندوں کو روکا نہ جائے۔ چنانچہ امریکہ اور برطانیہ اور اسی قسم کے دیگر ممالک میں اس تعلیم پر عمل کیا جاسکتا ہے اور جو خواتین پردہ کرنا چاہیں وہ کرسکتی ہیں اور اس پر عمل کرنے کے نتیجے میں معاشرہ ہر قسم کی بے حیائی اور بے راہ روی سے بچ سکتا ہے۔

خاندانی مسائل کا حل

قرآن کریم میں خاندانی مسائل کا بھی اعلیٰ درجہ کا حل موجود ہے خواہ ایسے مسائل اپنے وطن میں یا وطن سے باہر پیش آئیں حل وہی ہے جو قرآن میں مختلف مقامات پر بتایا گیا ہے۔ ان مسائل کی کنجی اس دعا میں معلوم ہوتی ہے جو اللہ کے ایک نبی حضرت زکریا علیہ السلام نے کی اور اللہ تعالیٰ نے افادہ عام کے لئے ہمیشہ کے لئے قرآن میں محفوظ کرلیا اور تمام آئندہ اور بعد میں آنے والوں کو سکھا دیا اور اس آیت کے ایک حصے کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

”...... اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب وارثوں سے بہتر ہے“۔
(سورۃ الانبیاء: 90)

اگلی آیت میں اس دعا کے قبول ہونے اور ایک چھوٹے سے کنبے کا ذکر ہے جس میں اسی باپ کے بیٹے اور ان کی اہلیہ کا تذکرہ کرکے ان کی بعض خوبیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

خاندانی مسائل کا حل یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان اکیلا نہ رہے اور اس کا ساتھی ہو اور اولاد بھی ہو۔ اپنے ساتھی کے ساتھ کس طریق پر سلوک کرنا ہے اس کے متعلق تفصیلی ہدایات موجود ہیں اور ان آیات کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

”اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رحموں (کے تقاضوں) کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے“۔
(سورۃ النساء: 2)

”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف اور سیدھی بات کیا کرو“۔

”وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کردے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا“۔
(سورۃ الاحزاب: 72,71)

”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے“۔ (سورۃ الحشر: 19)

یہ آیات جن کا ترجمہ اوپر تحریر کیا گیا ہے ان کی تلاوت آنحضرت ﷺ نکاح کے اعلان کے موقع پر فرمایا کرتے تھے اور آج تک بھی اس سنت پر عمل کیا جاتا ہے اور اعلان نکاح کے مواقع پر انہی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے۔ غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ تقویٰ کو ہر معاملے میں ملحوظ خاطر رکھنے کے علاوہ ان آیات میں مردوں اور عورتوں میں مساوات کا اعلان ہے جو اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں کی پیدائش کا ایک ہی مبدء ہے۔ پھر ہر معاملے میں قولِ سدید اختیار کرنے کا حکم ہے جو سچ بولنے اور بغیر پیچ کے بات کرنے کا دوسرا نام ہے۔ قول سدید اختیار کرنے کے فوائد بیان ہوئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے احکامات اور سنت نبوی پر عمل کرنے کا ارشاد ہے اور آخر میں اس رشتہ کے نتیجے میں ہونے والی اولاد کی بہبود اور تربیت کی طرف اشارے پائے جاتے ہیں۔ غرض قرآن کی تعلیمات میں سے ایک حیرت انگیز اور پُرمغز انتخاب ہے جو سرکار دو عالم ﷺ نے اس موقع کے لئے فرمایا۔ اس پر عمل کرنے والوں کے ہر قسم کے مسائل جو خاندانوں میں پیدا ہو سکتے ہیں ان کا حل موجود ہے۔ ضروری ہے کہ بیرونی ممالک میں رہنے والے خاص طور پر ان ہدایات کو اپنے سامنے رکھیں تا کہ ہر قسم کے خاندانی مسئلہ سے بچ سکیں۔

ایک اور مسئلہ بوڑھے والدین کی دیکھ بھال کا ہے۔ اس معاملے میں بہت سے تکلیف دہ واقعات سامنے آتے ہیں۔ اب دیکھتے ہیں کہ قرآن اس سلسلے میں ہماری کیا راہ نمائی کرتا ہے۔ اس کا ذکر کئی جگہ ہے لیکن ایک آیت کا ترجمہ ذیل میں لکھا جا رہا ہے جو تقریباً ہر پہلو پر روشنی ڈالتا ہے۔

’’اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو انہیں اف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔

’’اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پَر جُھکا دے اور کہہ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی‘‘۔ (سورۃ بنی اسرائیل:25,24)

اس میں اللہ کی عبادت اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا اکٹھا ذکر ہے گویا حقوق اللہ کے بعد حقوق العباد میں پہلے مقام پر والدین کا حق ہے اور اس کی وجہ بھی بیان ہوئی ہے نیز ان تمام عوارض کا مجملاً تذکرہ ہے جو بڑھاپے میں انسانوں کو لاحق ہو جاتے ہیں اور جن کے نتیجے میں ان کی خدمت کا کام مشکل ہو جاتا ہے۔

انسانوں کی تین نسلیں ایسی ہوتی ہیں جن کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہوتا ہے اور ان ہدایات میں ان تینوں نسلوں کو خصوصیت دی گئی ہے کہ وہ ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور اس طرح ایک دوسرے کا سہارا بنیں جس کے نتیجے میں تمام خاندانی مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ ان میں ایک دوسرے کے لئے دعا کرنے کا ارشاد بھی موجود ہے جو مسائل کو حل کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے۔

مذہبی مسائل کا حل

تمام مذہبی مسائل کا حل اس آیت میں موجود ہے جس کا ترجمہ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔

’’دین میں کوئی جبر نہیں۔ یقیناً ہدایت گمراہی سے کھل کر نمایاں ہو چکی۔ پس جو شیطان کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو یقیناً اس نے ایک ایسے مضبوط کڑے کو پکڑ لیا جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے‘‘۔ (سورۃ البقرہ:257)

اس ہدایت پر عمل کرنے کے نتیجے میں ہر جگہ جہاں پر انسان آباد ہیں فتنہ و فساد اور مسائل جو مذہبی اختلاف کے نتیجے میں پیدا ہو سکتے ہیں وہ حل ہو جاتے ہیں۔ مذہب کو اختیار کرنے کے معاملہ میں جبر کی ممانعت ہے کیونکہ رُشد اور گمراہی کا فرق وضاحت سے بیان ہو چکا ہے اور ان میں سے وہ لوگ جو رُشد کو اختیار کرتے ہیں ان کا ایک سننے والا اور جاننے والا خدا ایسا سہارا ہو جاتا ہے جو بے حد مضبوط ہے اور یہی اس صداقت کے پرکھنے کے لئے ایک واضح اور بین ثبوت ہے۔

پھر ایسے لوگ جو رُشد کے راستے کو اختیار کریں وہ اس راستے پر کیسے قائم رہیں؟ اس کا طریقہ اس آیت میں بتایا گیا ہے جس کے ایک حصے کا ترجمہ تحریر کیا جا رہا ہے۔

’’اور اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو‘‘۔ (سورۃ آل عمران:104)

اس مقصد کے حصول کے لئے مسلسل دعا کی ضرورت ہے ان میں سے ایک کا ترجمہ تحریر کیا جاتا ہے۔

’’اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے‘‘۔

(سورۃ آل عمران:9)

سیاسی مسائل کا حل

سیاست کے معاملات میں بھی بہت واضح ہدایات قرآنِ کریم میں موجود ہیں جن میں سے چند آیات کا ترجمہ تحریر کیا جا رہا ہے۔

اس جمہوریت کے دور میں ایک بہت اہم ہدایت جو عمومی رنگ رکھتی ہے وہ درج ذیل ہے۔

’’یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے‘‘۔ (سورۃ النساء:59)

اس میں ووٹ دینے کے اصول بیان ہوئے ہیں اور منتخب نمائندوں کو کام کرنے کے طریق سکھائے گئے ہیں۔

عدل اور انصاف کا ذکر تو بہت مقامات پر ہے لیکن ایک آیت کے حصے کا ترجمہ اس ہدایت کی روح کی عکاسی کرتا ہے۔

’’...... جب بھی تم کوئی بات کرو تو عدل سے کام لو خواہ کوئی قریبی ہی (کیوں نہ) ہو......‘‘

(سورۃ الانعام:153)

اس کے علاوہ رشوت ستانی، دھوکہ دہی اور ہر قسم کے قومی جرائم کے متعلق بھی قرآن میں تفصیلی ذکر موجود ہے لیکن فی الحال اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔ ان اصولوں پر عمل کرنے کے نتیجے میں اپنے وطن یا ممالک غیر میں ہر جگہ سیاسی مسائل حل ہو جاتے ہیں۔

سب سے آخر میں ہر مسئلے کا حل دعا میں ہے اور یہ مضمون قرآن میں ہر جگہ بیان ہوا ہے لیکن صرف ایک آیت کے کچھ حصہ کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

’’اور تمہارے رب نے کہا مجھے پکارو میں تمہیں جواب دونگا‘‘۔ (سورۃ المومن:61)

غرض بیرون ملک رہنے والوں یا وطن میں ہی زندگی گزارنے والوں سب ہی کے لئے یہی ہدایات ہیں جو انہیں خوشگوار اور پُرمسرت زندگی گزارنے میں مدد دیں گی اور ان کے تمام مسائل حل کرنے میں مشعل راہ بنیں گی۔

٭......٭......٭

ع۔ب

میرے پیارے ابا مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب

میرے والد صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے انتہائی نفیس اور صفائی پسند انسان تھے۔ جوانی کے ایام میں ہل چلا کر آتے تو کپڑے خود ہی دھو کر ڈال دیتے تا کہ بدبو نکل جائے۔ ہر کھانے کے بعد برش کرنا آپ کا معمول تھا۔

میں چھوٹی تھی مجھے ابھی تک یاد ہے آپ رات کو اٹھ کر رو رو کر خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے۔ پارٹیشن کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے قادیان کی حفاظت کے لئے درویشان کی خواہش کی تو بستر باندھ کر قادیان چلے گئے مگر تعداد پوری ہو جانے کی وجہ سے ان کو واپس گھر بھیج دیا گیا۔

جب لوگ مہاجر بن کر آتے تو فیملیوں کو گھر کے مختلف حصے پیش کر دیتے اور ایک دو ماہ کا خرچہ بھی دیتے۔ گھر کا ہال بیت الذکر کے لئے مخصوص کر دیا۔ جہاں پردہ ڈال کر مرد وزن باقاعدہ جماعت سے نماز ادا کرتے۔

میرے ابا جان غیر از جماعت دوستوں کو کثرت سے دعوت الی اللہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ بیس پچیس مولوی حضرات کو دعوت پر بلایا اور دعوت الی اللہ کی۔ وہ لوگ کہتے اگر آپ احمدی نہ ہوں تو بڑے کام کے آدمی ہوں۔

میرے ابا ہنس کر کہتے یہ اخلاص احمدیت کی برکت سے ہے۔ ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کراچی سے اپنے عملہ کے ساتھ ٹرین پر لاہور کی طرف روانہ ہوئے تو تمام افراد کو کھانا پیش کیا۔

جب جلسہ سالانہ آتا تو اپنے ہمراہ دوستوں کو اپنے خرچ پر لاتے اور کھانے کا انتظام کرواتے جس سے غیر از جماعت دوستوں پر بہت اچھا اثر پڑتا۔ پندرہ بیس سال رحیم یار خان کے امیر جماعت رہے۔ گوجرانوالہ شفٹ ہونے کے بعد وہاں کئی سال امیر جماعت مقرر رہے اور نہایت احسن رنگ میں کام کیا۔ غریبوں کی مدد بہت شوق سے کرتے۔

ربوہ شفٹ ہونے کے بعد بہت سی بیواؤں کا وظیفہ مقرر کیا جو ان کی وفات پر یہ کہتی تھیں ہم آج بے آسرا ہوئی ہیں۔ میرے ابا جان بہت رحم دل اور صاف گو انسان تھے۔ خلافت سے سچی محبت اور انس تھا۔ احمدی غریب ریڑھی والوں کی خاموشی سے امداد کرتے تا کہ وہ کاروبار اچھے طریقے سے چلا سکے۔

آخری عمر میں دوسری شادی ایک نہایت نیک عورت سے حضرت چھوٹی آپا جان نے کروادی۔ وہ ربوہ میں آخری عمر گزار کر بہت مطمئن تھے۔ معزز خاندان کے افراد آپ کو محبت اور عزت سے گھر ملنے آتے تھے وہ ان کو مل کر اپنی تکلیف بھول جاتے۔

جماعت کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ تحریک جدید کے اوّلین مجاہدین میں ان کا شمار تھا۔ خدا تعالیٰ آپ پر ہزار ہزار برکتیں نازل فرمائے۔ آمین

٭......٭......٭

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم جمیل احمد تبسم صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو ایک بیٹی کے بعد مورخہ 5 دسمبر 2011ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام عطاء الشافی لعل عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالعظیم مہار صاحب آف محمود آباد فارم ضلع عمر کوٹ حال ربوہ کا پوتا، مکرم چوہدری لعل دین صاحب مہار مرحوم کی نسل سے اور مکرم چوہدری غلام مصطفیٰ اعوان صاحب آف ڈھپئی ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کے نیک، صالح، خادم دین، والدین کیلئے قرۃ العین اور درازی عمر والا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم نورالحق صاحب مظہر (والد محترم راغب ضیاء الحق صاحب مربی سلسلہ گھانا افریقہ) گذشتہ تین سال سے مختلف عوارض کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ آج کل نزلہ، زکام اور کھانسی کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ شافی مطلق اپنے فضل سے صحت و تندرستی والی عمر عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

اعلان داخلہ

غلام اسحٰق خان انسٹیٹیوٹ نے مندرجہ ذیل شعبہ میں Ph.D اور Ms(Spring 2012) کے داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

1-Computer Sysetem Engineering

2- Electronic Engineering

3- Materials Engineering

4-Engineering Sciences

5- Nanotechnology and Materials engineering

6-Mechanical Engineering

7- Energy Systems Engineering

8- Engineering Management

Eligibility for MS Program

Graduates in Engineering Science & Mathematics from HEC recognized university with Minimum of 16 Years of education in relevant discipline

1st class (Min 60% Marks) Throughout & NTS GAT (General) Test.

Eligibility for Ph.D Program

Minimum CGPA 3.00 At MS/M.phil

other conditions as for MS Program

GRE/NTS Gat (Subject) Test.

in discipline where this test is not available GIKI will conduct its own admission test.

Application Dead line: 02 January 2012

PH: 0938-271858(Ext:2450)

(نظارت تعلیم)

اعلان دارالقضاء

(مکرم ناصر احمد خالد صاحب ترکہ مکرم چوہدری خلیل الرحمٰن صاحب)

مکرم ناصر احمد خالد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم چوہدری خلیل الرحمٰن صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 26/16 محلّہ دارالنصر برقبہ 10 مرلہ میں سے 5 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرمہ اصغری بیگم صاحبہ اپنے حصہ سے مکرم محمود احمد طاہر صاحب کے حق میں دستبردار ہو چکی ہیں۔ لہٰذا یہ حصہ جملہ ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ اصغری بیگم صاحبہ (بیوہ)

(2) مکرم ناصر احمد خالد صاحب (بیٹا)

(3) مکرم محمود احمد طاہر صاحب (بیٹا)

(4) مکرمہ ناصرہ شہناز صاحبہ (بیٹی)

(5) مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ (بیٹی)

(6) مکرم نصیر احمد جاوید صاحب (بیٹا)

(7) مکرم مبارک احمد اعجاز صاحب (بیٹا)

(8) مکرمہ منصورہ پروین صاحبہ (بیٹی)

(9) مکرمہ ذکیہ شہناز صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی بیعت

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی (وفات 15 دسمبر 1963ء) اپنی بیعت کی تقریب کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

موضع گولیکی میں مثنوی مولانا روم پڑھتے ہوئے جب میں چوتھے دفتر تک پہنچا تو ایک دن ظہر کی نماز کے بعد میں اور مولوی امام الدین صاحب مسجد میں بیٹھے ہوئے کسی مسئلہ کے متعلق گفتگو کر رہے تھے کہ حسن اتفاق سے پولیس کا ایک سپاہی نماز کے لئے اس مسجد میں آنکلا مولوی صاحب نے جب اس کے صافہ میں بندھی ہوئی کتاب دیکھی تو آپ نے پڑھنے کے لئے اسے لینا چاہا مگر اس سپاہی نے آپ کو روک دیا۔ مولوی صاحب نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ یہ کتاب جس بزرگ ہستی کی ہے وہ میرے پیشوا ہیں ہوسکتا ہے کہ تم لوگ اسے پڑھ کر میرے پیشوا کو برا بھلا کہنے لگ جاؤ جسے میری غیرت برداشت نہیں کر سکے گی۔ مولوی صاحب نے کہا آپ بے فکر رہئے ہم آپ کے پیشوا کے متعلق کوئی برا لفظ زبان پر نہیں لائیں گے۔ تب اس سپاہی نے کہا کہ اگر یہ بات ہے تو آپ بڑی خوشی سے اس کتاب کو دیکھ سکتے ہیں بلکہ تین چار روز کے لئے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں کیونکہ اس وقت میں تعمیلات کے لئے بعض دوسرے دیہات کے دورہ پر جا رہا ہوں واپسی پر یہ کتاب آپ سے لے لوں گا۔ چنانچہ مولوی صاحب نے وہ کتاب سنبھال لی اور جاتے ہوئے گھر ساتھ لے گئے۔ دوسرے دن جب میرا کسی کام سے مولوی صاحب کے یہاں جانا ہوا تو میں نے وہی کتاب جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی تصنیف لطیف آئینہ کمالات اسلام تھی حضور اقدس کی چند نظموں کے اوراق کے ساتھ مولوی صاحب کی بیٹھک میں دیکھی جب میں نے نظموں کے اوراق پڑھنے شروع کئے تو ایک نظم اس مطلع سے شروع پائی۔ ؎

عجب نوریست در جان محمدؐ
عجب لعلیست در کان محمدؐ

میں اس نظم نعتیہ کو اول سے آخر تک پڑھتا گیا مگر سوز و گداز کا یہ عالم تھا کہ میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو رہے تھے۔ جب میں آخری شعر پر پہنچا کہ ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشاں است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

تو میرے دل میں تڑپ پیدا ہوئی کہ کاش ہمیں بھی ایسے صاحب کرامات بزرگوں کی صحبت سے مستفیض ہونے کا موقع مل جاتا۔ اس کے بعد جب میں نے ورق الٹا تو حضور اقدس کا یہ منظومہ گرامی تحریر پایا۔ ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

اب مجھے انتظار تھا کہ مولوی امام الدین صاحب اندرون خانہ سے بیٹھک میں آئیں تو میں آپ سے اس پاکیزہ سرشت بزرگ کا حال دریافت کروں۔ چنانچہ جب مولوی صاحب بیٹھک میں آئے تو میں نے آتے ہی دریافت کیا کہ یہ منظومات عالیہ کس بزرگ کے ہیں اور آپ کس زمانہ میں ہوئے ہیں۔ مولوی صاحب نے مجھے بتایا کہ یہ شخص مولوی غلام احمد ہے جو مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور قادیان ضلع گورداسپور میں اب بھی موجود ہے۔ اس پر سب سے پہلا فقرہ جو میری زبان سے حضور اقدس کے متعلق نکلا وہ یہ تھا کہ دنیا بھر میں اس شخص کے برابر کوئی رسول اللہ ﷺ کا عاشق نہیں ہوا ہوگا۔ اس کے بعد پھر میں نے حضور اقدس کے مطائبات و منظومات پڑھنے شروع کر دیئے۔

ان ارشادات عالیہ کے پڑھتے ہی مجھے حضور اقدس کے دعویٰ عیسویت اور مہدیت کی حقیقت معلوم ہوگئی اور میں نے 1897ء میں غالباً ماہ ستمبر یا اکتوبر میں بیعت کا خط لکھ دیا مطالعہ سے یوں معلوم ہوا جیسے میں ایک تاریک دنیا سے نکل کر روشنی کے عالم میں آ گیا ہوں۔

(حیات قدسی جلد اول ص 19,16 مطبوعہ رفیق مشین پریس حیدر آباد دکن 20 جنوری 1951ء)

گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

❀ مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن
❀ مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائناکالوجسٹ
❀ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب
ماہر امراض جلد

تینوں ڈاکٹر صاحبان مورخہ 18 دسمبر 2011ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے معائنہ کیلئے شعبہ پرچی روم سے رابطہ کر کے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروا لیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

درخواست دعا

❀ مکرم عامر رشید صاحب کارکن نصرت جہاں اکیڈمی بوائز سکول ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں زاد بھائی مکرم شعیب احمد ظفر صاحب واقف نو متعلم اے سی اے مانچسٹر U.K عرصہ دو ماہ سے بوجہ اپلاسٹک انیمیا علیل ہیں۔ بون میرو ٹرانسپلانٹ تجویز ہوا ہے۔ جو مورخہ 15 دسمبر 2011ء کو متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

❀ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عاشق صاحب مرحوم لکھتی ہیں

میری بہو اور بھانجی مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ساجد مبشر صاحب گردوں کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ڈائیلائسز ہو رہا ہے اس کے بعد کمزوری ہو جاتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا سے نوازے۔ آمین

مورچری کی سہولت

❀ احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورچری یعنی میت کو سردخانہ میں رکھنے کی سہولت موجود ہے۔ ایسی صورت میں جہاں میت کو مورچری میں رکھنا ضروری ہو تو امیر صاحب جماعت/صدر صاحب محلہ کی تصدیق سے اس سہولت سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خبریں

امریکی ارکان پارلیمنٹ کا پاکستان کی امداد روکنے اور دباؤ بڑھانے پر اتفاق

امریکی ارکان پارلیمنٹ نے پاکستان کو دی جانے والی 70 کروڑ ڈالر کی امداد روکنے اور دباؤ بڑھانے پر اتفاق کیا ہے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق پاکستان کی امداد روکنے پر اتفاق رائے ایوان نمائندگان اور سینٹ کے ارکان پر مشتمل مذاکراتی پینل کے اجلاس میں ہوا جو امریکہ کے 662 ارب ڈالر کے دفاعی بجٹ پر بحث کر رہا ہے۔ پاکستان کو دی جانے والی امداد پر قدغن لگانے کا مقصد اس پر دباؤ بڑھانا ہے۔

شام میں حکومت مخالف تحریک میں 5 ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں

شام میں سکیورٹی فورسز کے ساتھ جاری جھڑپوں میں مزید 11 افراد ہلاک جبکہ درجنوں زخمی ہو گئے۔ اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ شام میں حکومت مخالف تحریک کے دوران اب تک ہلاکتوں کی تعداد 5 ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ دوسری جانب ایرانی پارلیمنٹ نے بشار الاسد کی حکومت کے ساتھ فری ٹریڈ معاہدے کی منظوری دیدی ہے۔

رینٹل پاور منصوبوں کے بارے چیف جسٹس کے ریمارکس

چیف جسٹس آف سپریم کورٹ نے رینٹل پاور منصوبوں کے خلاف مقدمات کی سماعت کے دوران ریمارکس دیتے ہوئے کہا ہے کہ جب ملک میں گیس ہی نہیں تو پھر اس پر چلنے والے رینٹل پلانٹس کیوں لگائے جا رہے ہیں۔ اگر آئی پی پیز مکمل پیداوار دیں تو پھر اس صورت میں رینٹل پاور کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ حکومت بجلی جہاں سے بھی لائے لیکن معاہدے شفاف ہونے چاہئیں۔ رینٹل منصوبوں کے حوالے سے ایشیائی ترقی بینک کی رپورٹ حکومت کے خلاف چارج شیٹ ہے۔

بیلجیئم میں فائرنگ

بیلجیئم میں ایک شخص نے فائرنگ اور دستی بم کے دھماکے کر کے 3 افراد کو ہلاک اور 75 سے زائد افراد کو زخمی کر دیا اور خود بھی مارا گیا۔ مجرم نے فائرنگ ایک چوک پر کی جس کے قریب شاپنگ سنٹر میں ہزاروں افراد کرسمس کی خریداری میں مصروف تھے۔

لینز استعمال کرنے والے افراد کی بینائی متاثر ہونے کا خدشہ

طبی ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ لینز استعمال کرنے والے افراد کی بینائی متاثر ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ لندن کے ایک جریدے میں شائع ہونے والے میڈیکل سروے میں طبی ماہرین نے کہا ہے کہ لینز کے مسلسل استعمال سے بینائی ہمیشہ کیلئے ختم بھی ہو سکتی ہے۔ ماہرین نے کہا کہ اگر رات کو سوتے وقت آئی لینز نہ اتارے جائیں تو کورنیا کا انفیکشن ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے جس سے پہلے آنکھوں میں خارش ہوتی ہے اور پھر شدید درد کے ساتھ آنکھ سرخ ہو جاتی ہے۔ ماہرین کے مطابق انفیکشن بڑھنے کی صورت میں یہ سرخی سوجن میں تبدیل ہو جاتی ہے اور اس سے بینائی متاثر ہو سکتی ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 15۔دسمبر

طلوع فجر	5:31
طلوع آفتاب	6:58
زوال آفتاب	12:03
غروب آفتاب	5:08

جرمن ہومیو ادویات
مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیوکیمک ادویات نیز سادہ گولیاں ٹکیاں، شوگر آف ملک مناسب نرخوں پر
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی کالج روڈ ربوہ
فون نمبر: 047-6213156

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
دکان 6216216 :047-6211971

فریش فوڈ، فریش کریم کیک، ڈرائی کیک، سپیشل گاجر حلوہ
شادی بیاہ و دیگر تقریبات کیلئے تیار مال دستیاب ہے
محمود سویٹ اینڈ بیکرز
اقصیٰ چوک ربوہ: 047-6214423
طالب دعا: اعجاز احمد: 0300-7716335
ریاض احمد: 033-67-94524

FR-10

سلطان آٹو سٹور + ورکشاپ
ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید و فروخت کی جاتی ہے
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل ورکس
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956
429 بی پاک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹیفائر ٹرانسفارمر، اوون
ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی آئنائزر پلانٹ
پی وی سی لائننگ، فائبر لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37۔دل محمد روڈ، لاہور۔فون: 042-37247744, 0313-4280871, 0300-4280871

خوشخبری
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکرو ویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور